جملہ حقوق بحق مطبع محفوظ ہیں

ان من الشعر لحکمة و ان من البیان لسحرا

تحفۂ معراج

المعروف

دلپارۂ سراج

از تصنیف عزیز عند لبیب گلزار نعت محمد سراج الدین سراج میلاد خوان

ابو العلائی آغائی رحمہ اللہ اکبرآبادی

حسب تمنائے منشی بشیر الدین خان صاحب مالک مطبع

شمسی مشین پریس آگرہ میں چھپا

۱۳۱۲ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ساقی تو اپنے نام کا اک جام کر عطا
اپنی قسم تجھے مرے مطلب کی مے پلا
میکش کا ہو نہ شبِ اسریٰ سے مدعا
الّا کی آئے قلقلِ مینا سے اب صدا

ہو جاؤں پی کے مست جسے عمر بھر گزیں
ساقی دعائیں دوں ترے فیضِ نظر کو میں

مے ایسی آج ساقیِ میکش نواز دے
پیمانۂ خرد میں بہ انداز و ناز دے
ہر دور میں جب مجھے مرے کشافِ راز دے
مستی میں لامکاں کی خبر دل کا ساز دے

باقی رہے نہ نام کو کھٹکا اُتار کا
ہو فکر کا عروج نتیجہ خمار کا

ساقی سرورِ بادۂ صد جام کی قسم
آغاز کی قسم تجھے انجام کی قسم
پیمانے کی قسم لبِ ناکام کی قسم
لا زود تر پلا مے گلفام کی قسم

اسدرجہ دل میں نشۂ مے کا وفور ہو
معراج پڑھ کے آج سناؤں حضور کو

معراج آج حضرت امی لقب کی ہے
یعنی شب عروج یہ شاہ عرب کی ہے
تقریب خاص وصلت محبوب رب کی ہے
ساقی شب سعید یہ ماہ رجب کی ہے

قُل پڑھکے دے وہ جام عروج سرور ہو
لب پر درود لمیں مرے یا غفور ہو

ارشاد حق امیں کو ہوا ہی یہ آج شب
لیجا براق خلد سے فوراً سوے عرب
خوش وضع تیزگام بھی ہو خوبیان ہن سب
ہمراہ جائیں اسکے فرشتے بصد ادب

تجلی سے وہ براق ہو افضل صفات میں
کر جائے طی جو راہ سموات بات میں

لیجا وہاں براق جہاں مہ جبین ہے وہ
عرش بریں سے رتبہ میں برتر زمین ہے وہ
اس سرزمین پہ اس طرح خانہ نشین ہے وہ
مشہور سب قریش میں صادق امین ہے وہ

بیس لقب جہاں میں اس اک عرب کا ہے
ہشیار ای امیں کہ وہ معشوق رب کا ہے

واللیل جسکی زلف معنبر کی ہے ثنا
صدقے جبین پاک کے ہے نور کبریا
ہیں حا و میم ابروے خمدار برملا
مژگان سے ملتا ہے الف وصل کا پتا

آنکھیں وہ دوربین کہ نہیں جنکا کچھ شمار
بینش پہ جنکی سرمۂ مازاغ ہے نثار

بینی پاک صاف کو تشبیہ کس سے دون
رُخ کے بیان مین سورۂ والشمس مین پڑھون

زیرین چشم پاک کے دو چشمی ہ کہون
لب پر نثار گوہر والنجم کو کر دون

صورت سے اُنکی والفجر ہین عیان
والنور والقلم قدِ بالا کی خوبیان

رفتار کی بیان کرے کیا کوئی خوبیان
اخلاق کا جناب کے ہی معترف قرآن

ہر اک قدم پہ سینکڑون معجز نمائیان
ہین ختم اُنکی ذات پہ ساری بڑائیان

ذات اُنکی بے مثال ہی اور بے نظیر ہی
معشوقِ خاص حضرت ربِ قدیر ہی

القصہ حکم پا کے یہ جبریلؑ نامدار
دیکھا ہین خوابِ ناز مین محبوب کردگار

آئے جو خوابگاہ محمدؐ مین با وقار
سر کو جھکا کے بولے کہ اس خواب کے نثار

بیدار بخت خفتہ ہو آج خواب کا
یعنی ہی خواب چشم رسالت مآب کا

حیران ہو کے بولے امین کیا کریں اب
آئی ندا کہ ایسے جگا ای امین رب

بنتا نہیں ہے مجھ سے جگانے کا کوئی ڈھب
چھٹنے نہ پائے ہاتھ سے پر دامن ادب

مل تو جبین شوق کو پائے حضور سے
ہے خلق تیری اسلیے کافور و نور سے

ملکر جبین کو پاؤں سے بولے یہ جبرئیل
یہ دیکھیے کہ آج ہے کیسی شب جمیل

بیدار خواب ناز سے ہو جائیے خلیل
سرکار ہے یہ آج شب قربت جلیل

وا کر کے چشم سید ابرار دیکھیے
کیا ہو رہی ہے نور کی بوچھار دیکھیے

اے بادشاہ کشور ایمان جاگیے
اے عرش و لامکان کے سلطان جاگیے

فتاح باب قلعہ عرفان جاگیے
سرکار بیکسوں کے نگہبان جاگیے

اٹھ کر براق سرور ذیشان دیکھیے
طالب ہے آج حضرت سبحان دیکھیے

جس وقت خواب ناز سے اُٹھے شہِ اُمم
چلیے حضور نزدِ خداوندِ ذوالکرم
کی عرض جبرئیل نے بس چوم کر قدم
سامان آج ہین نئے اللہ کی قسم

اُٹھیں گے اب حجاب رحیم و ندیم کے
پردے جو درمیان ہین چالیس میم کے

خادم براق اب درِ دولت پہ لایا ہی
وحدت کا رنگ اب گُل کثرت پہ چھایا ہی
سامانِ بہرِ غسل یہ جنت سے آیا ہی
یون بہرِ دید آپکو حق نے بلایا ہی

ممتاز و فیضیاب یہ حور و قصور ہون
اکلیلِ فرقِ عرش قدوم حضور ہون

سنکر امین سے کہتے ہین سردارِ کائنات
اُمت کے غم مین چین سے کٹتی نہین ہی رات
کوئی سناو بخشش اُمت کی مجکو بات
یہ ہی دعا کہ اُمت عاصی کی ہو نجات

آئی ندا یہ غیب سے کیون چشم نم ہو تم
یعنی شفیعِ حشر تو شاہِ اُمم ہو تم

خوش ہو کے پھر حضور نے سجدہ ادا کیا
کر کے سوار آپ کو جبریل نے کہا
باہر مکاں کے آئے بصد شان مصطفےٰ
ہے آج دائیں بائیں فرشتوں کا جمگھٹا

تھا وہ براق برق کہ قدسی اساس تھا
صرف اک قدم چلا تھا کہ سدرہ کے پاس تھا

سدرہ کے پاس رہ گئے جبریل تیز پر
یاں سے بڑھوں جو آگے تو جل جائیں بال و پر
کرنے لگے یہ عرض کہ اے سید البشر
جائینگے اب حضور تو کونین سے اُدھر

چلکر براق سدرہ سے کچھ دور رہ گیا
پہنچا کے عرش تک انھیں فرفر ہوا ہوا

آگے چلے تو اور حجابات طے کیے
اسرار سب دنیٰ فتدلیٰ کے یوں کھلے
مسند نشین بزم دنا وہ تھے یہ پھر ہوئے
جسدم حضور خلوت قوسین میں گئے

بتلائے کون طالب و مطلوب کون ہے
کسکو خبر ہے راغب و مرغوب کون ہے

در ہائے فکر و غور بھی مستور ہو گئے
وسواس و امتیاز بھی سب دور ہو گئے
اس جا خیال و وہم بھی کافور ہو گئے
ڈو نور مل کے نور علےٰ نور ہو گئے

ظاہر ہو کیسے عالم معنی کی بات ہے
جھگڑا نہیں صفات کا یاں ایک ذات ہے

خلوت میں پہنچے ناز سے جبدم شہ حجاز
سب اُٹھ گیا بشیر و بشر کا حجاب راز
اُمت کیواسطے جو ملا تحفۂ نماز
خلوت سے اختصاص کی ہوتے ہی سرفراز

کرتے ہیں ایک شکر کا سجدہ شہ غیور
سجدے سے سر اٹھایا تو حجرے میں تھے حضور

ہلتی ہوئی حضور کو زنجیر در ملی
بستر میں پائی گرمی اندام بھی وہی
ہفت آسماں کی سیر بھی معراج بھی ہوئی
اک آن میں یہ منزل دشوار طے کری

وہ فخر کائنات جو محو لقا تھے آج
دنیا میں انتظام تحرک تھا سر آج

تمت بالخیر